السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض لوگ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ حج قران اورحج افراد نبی ﷺ کے اس حکم سے منسوخ ہوچکے ہیں، جو آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کوحج تمتع کرنے کے سلسلہ میں دیا تھا۔ اس سلسلہ میں آپ کی کیا رائے ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ قول باطل ہے۔ صحت کے لحاظ سے اس کی کوئی بنیاد نہیں۔ علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ حج تین قسم کا ہے۔ افراد، قران اور تمتع۔ جو شخص حج کرے اس کا احرام باندھنا بھی صحیح اوراس کا حج بھی صحیح ہے اوراس پر کوئی فدیہ نہیں۔ لیکن اگروہ اس کے بجائے عمرہ کا ارادہ کرلے تو یہ اہل علم کے صحیح تر قول کے مطابق افضل ہے۔ کیونکہ نبی ﷺ نے ان لوگوں کو، جنھوں نے حج افراد کا احرام باندھا تھا یاحج اور عمرہ کوملاکر قران کا احرام باندھا تھا لیکن ان کے ساتھ قربانی نہ تھی، یہ حکم دیاکہ وہ اس احرام کو عمرہ کا احرام قراردے لیں۔ پھر طواف اور سعی کریں، بال کتروائیں اوراحرام کھول دیں۔ گویا آپ ﷺ نے ان کے احرام کو باطل نہیں کہا بلکہ انہیں افضل عمل کی راہ دکھلائی۔ چنانچہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے ایسا ہی کیا۔ یہ کوئی افرادحج کا نسخ نہیں تھا بلکہ یہ توصرف نبی ﷺ کی ایسے عمل کی طرف راہنمائی تھی جو اس سے افضل واکمل تھا۔۔۔اور توفیق عطا کرنے والا تو اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ